کہ جس وافی مین تغیر ہوگا وہ غیر تام ہوگا ص واگر جزوی یعنی رکنی از ہر مصراعی انرو حذف کردہ
استعمال کنند آنرا مجزو خوانند واگر از یک بیت یک نیمہ حذف کردہ استعمال کنند او را مشطور خوانند
واگر دو ثلث حذف کردہ استعمال کنند منہوک خوانندت اور اگر ایک رکن مصرع سے کم کرکے
استعمال کرین اوسکو مجزو کہتے ہین پس اگر بیت مثمن ہوگی مسدس رہے گی اور اگر مسدس
ہوگی مربع رہے گی اور اگر ایک نیمہ بیت سے حذف کرکے استعمال کرین اوسکو مشطور
کہتے ہین یعنے نصف پس اگر بیت مثمن ہوگی مربع رہے گی اور اگر مسدس ہوگی مثلث
رہے گی دونون مصرعون مین اور اگر دو ثلث حذف کرکے استعمال کرین اوسکو منہوک کہتے
ہین پس بیت مسدس تنہا رہجاے گی دونون مصرعون مین اور منہوک بیت مثمن مین ممکن
نہین ہے مجزو بزا معجمہ بحر مسدس کہ اصل وضع مین مثمن ہو باعتبار دور کرلے ایک جزو کے
اوس سے کذا فی الغیاث اور جزو مہموز اللام بمعنی پارہ پارہ کردن ہے لغت مین اور مجزو
مجازاً صفت جزو اخیر کی واقع ہوتی ہے اور مسدس بھی مجزو آتی ہے اور شطر بالفتح اور سکون
ثانی بمعنی نصفی ہر شے اور نیمہ اور پارہ منتخب اور صراح سے اور نہک بالفتح کہنہ اور فرسودہ
ہونا کپڑے کا پہننے مین اور لاغر اور ضعیف کرنا بیماری کا کذا فی المنتخب اور محقق علیہ الرحمہ نے
خود معنی ان لفظون کے فصل نہم مین لکھے ہین ح قولہ مشطور از شطر بمعنی نصف پس مشطور بمعنی
نصف کردہ شدہ و آن در دو بحر جائز باشد و بس و آن رجز و سریع است نزد غیر خلیل چہ خلیل
شعر را دو مصراع و عروض و ضرب لازم میداند پس مشطور نزد فالکش مثلث باشد و بس از ینجاست
کہ سکاکی میگوید فالمربع یسمی مجزواً والمثلث مشطوراً و مار بعوا المثمن پس آنچہ مرزا قتیل در چار شربت
می آرد در اشعار عربی مربع نیز آمدہ و مشطور ہم خوانند غلط محض است تم کلامہ یہان مرزا قتیل
بیچارے بھی زیر شمشیر اعتراض آگئے عجب بات ہے کہ آگے اسکے خود مشطور کو مربع لکھتے
ہین اشعار عربی مین چنانچہ بحر مدید مین عبارت محقق علیہ الرحمہ کی یہہ ہے و بعضے مشطور روا
داشتہ اند او حاشیہ انکا یہہ ہے قولہ مشطور یعنی مربع نحو ؎ یا لبکر لا تنشروا لی کلیبا
مبین و لی هم وہر بیت کہ ہر دو مصراع او متساوی بود مقفی اور امصرع خوانند واگر مصراع اولش
از دوم جدا نشود او را معقد خوانندت اور جو بیت کہ دونون مصرع اوسکے متساوی ہون ۔

وزن مین اور ارکان مین اور مقفے خواہ مطلع قصیدے خواہ غزل کا خواہ بیت مثنوی کی اوسکو
مصرع کہتے ہین اور جو بیت کہ مصرع اول اوسکا مصرع ثانی سے جدا نہو مثلاً ایک رکن آدھا
اس مصرع سے متعلق ہو آدھا دوسرے مصرع سے اوسکو معقد کہتے ہین اور وہ بیت مجازاً ابیت
ہوگی مصرع بضم میم وفتح صاد وتشدید رای مہملہ مفتوح وعین مہملہ مصرع آوردہ شدہ غیاث سے تصریع
قافیہ لانا مصرع اول بیت مین منتخب سے معقد صیغہ مفعول تعقید سے اور تعقید گرہ دینا
اور سخن پوشیدہ کہنا کہ خوب سمجھ مین نہ آئے غیاث سے ھم و عروض و ضرب را اگر سالم باشد
یعنے از تغیرات خالی صحیح خوانند و اگر از نقصانی خالی نبود منتقض خوانند ت اور عروض اور
ضرب اگر سالم ہوں اونکو صحیح کہتے ہین اور اگر نقصان سے خالی نہوں بسبب حذفات کے
اونکو منتقض کہتے ہین اور انتقاض بالکسر وقاف شکستگی منتخب اور غیاث سے ھم و رکنی را
کہ عروض بیت بود بر وجہی کہ جز چنان نشاید خواہ صحیح خواہ منتقض او را فصل خوانند و رکن ضرب را
چون بر وجہی بود کہ جز چنان نشاید غایت خوانند و بعد ازین بشرح تغیرات کہ در ارکان افتد
مشغول شویم واللہ اعلم ت اور جو رکن کہ عروض بیت ہو اسطرح پر کہ سوا اوسکے سزاوار
نہو یعنے ایک ہی عروض آیا ہو خواہ صحیح خواہ منتقض صحیح جیسے ہزج مثمن اور مضارع اور مجتث
مین کہ سالم ہوتا ہے اور بس اور منتقض جیسے طویل مین کہ عروض مقبوض ہوتا ہے اور بس
اور مقتضب مین کہ مطوی ہوتا ہے اور بس پس ایسے عروض کو فصل کہتے ہین اور رکن
ضرب جب ایسا ہو کہ سوا اوسکے سزاوار نہو یعنے ایک ہی ضرب آئی ہو خواہ صحیح ہو خواہ منتقض
پس صحیح جیسے مضارع اور مجتث مین کہ رکن ضرب سالم ہوتا ہے اور بس اور منتقض جیسے
مقتضب مین کہ رکن ضرب مطوی ہوتا ہے اور بس پس ایسی ضرب کو غایت کہتے ہین فصل
جدا کرنا اور جدا ہونا اور باز رکھنا اور کاٹنا اور مجازاً بمعنی قطع غیاث سے مناسبت لتصبیہ
ظاہر ہے اور غایت نہایت ایک شی کی منتخب سے پس جب اس بیان سے فراغت ہوی
اب تغیرات ارکان کا بیان شروع ہوتا ہے واللہ اعلم

فصل ششم در تغییرات ارکان
والقاب آن و تفصیل فروع ہر یک از اصول ارکان آئین رکہنا کہ اصول بحور ہا ست ہم
برا نگونہ کہ در دوائر افتد بنا دہ استعمال کنند و بیشتر چنان بود کہ دران تصرفی کنند بہ نقصان حرکتی

یا حرفی یا جزوی یا بزیادت حرفی یا جزوی و وجہ مستعمل را در ہر بحری بنای آن بحر خوانند
پس ہر رکن کہ در دائرہ بر اصل وضع باشد بی ہیچ تغیر آنرا سالم خوانند اما در بنا باشد کہ سالم باشد
و باشد کہ معلول شود و ہر تصرف کہ دروی رود نوعی از تغیر باشد ہمچنانکہ ارکان سالم را اصول
خوانند ارکان متغیرہ را فروع خوانند و بعضے بجاے تغیر زحاف گویند ت یہ ارکان کہ اصل
بحرونکے ہین جسطرح دائرون مین واقع ہوتے ہین اوسیطرح یعنے سالم کمتر مستعمل ہوتے
ہین اکثر اونمین تصرف کیا جاتا ہے پس وہ تصرف یا بنقصان ہے جیسے نقصان حرکت کا جیسے
متفاعلن باضمار مستفعلن ہو جاتا ہے یا نقصان حرف کا جیسے مستفعلن بخبن مفاعلن ہو جاتا
یا نقصان جزو کا اور جزو سے مراد سبب اور وتد ہین جیسے فعولن بحذف فعل ہو جاتا ہے یا وہ
تصرف بزیادت ہے زیادت حرف جیسے فعولن باشباع فعولان ہو جاتا ہے یا زیادت جزو
جیسے مستفعلن بترفیل مستفعلاتن ہو جاتا ہے اور زیادت حرکت نہین ہوتی اور وجہ مستعمل ہر
بحر کو بنا اوس بحر کی کہتے ہین یعنے ارکان نا متغیر جیسے دائرے مین واقع ہوتے ہین
اونکو بنا کہتے ہین پس جو رکن دائرے مین اصل وضع پر ہو اور اوس مین تغیر نہوا ہو اوسکو
سالم کہتے ہین لیکن بنا مین کبھی رکن سالم ہوتا ہے اور کبھی معلول یعنے متغیر کہ دائرہ ارکان
سالم اور متغیر دونون کا ہوتا ہے پس جسطرح کا کہ تصرف اوس مین ہوا ہو وہ ایک نوع
تغیر ہے پس جیسا کہ ارکان سالم کو اصول کہتے ہین ارکان متغیرہ کو فروع کہتے ہین اور بعضے
اس تغیر کو زحاف کہتے ہین مطلب یہہ کہ ارکان دوائر کو سالم ہون خواہ متغیر بنا کہتے ہین
مگر چونکہ دوائر مزاحفہ کے ارکان مین ایک نوع کا تغیر ہوا ہے اونکو بھی فروع کہنا چاہیے
اور جن ارکان مین کسیطرح کا تغیر نہین ہوا ہے وہ سالم ہین زحاف بالکسر گر پڑنا اور ساقط
ہونا ایک حرف کا دو حرفونسے شعر مین اور اوس شعر کو مزاحف بفتح حا کہتے ہین منتخب
سے ہم بعضی زحاف تغیری را گویند کہ در بنا جائز بود و شعر بی آن تغیر نیکو تر بود و بعضی زحاف
اسقاط ساکن سبب خفیف را گویند و بس ت اور بعضے زحاف اوس تغیر کو کہتے ہین
کہ بنا مین جائز ہو مگر شعر بغیر اوسکی بہتر ہو یعنے تغیرات نامربوط کو زحاف کہتے ہین اور بعضے
اسقاط ساکن سبب خفیف کو فقط زحاف کہتے ہین اور بس اور جو تغیر سوا اسکے ہو اوسکو

علت کہتے ہین اور معلوم کیا چاہیے کہ بہتر سب مین قول اول ہے اور مختار جمہور بھی یہی ہے
مصر و بر جملہ تغیر بنقصان بود یا بزیادت و تغیر بنقصان یا خاص نبود بموضعی یعنی در ہر موضع کہ آن
رکن افتد آن تغیر ممکن باشد یا خاص بود با وایل ابیات و مصراعہا یا باواخر آن و تغیر بزیادت
ہمیشہ خاص بود با وایل و یا باواخر و در اواسط نیفتد و ہر یک ازین انواع یا بتازی خاص بود
یا بپارسی یا در ہر دو لغت مستعمل بود و چون سبقت در شعر تازیان راست و خلیل احمد کہ مستخرج
عروض ایشان است بر اکثر اشعار ایشان واقف بود و تغیرات آن لغت را احصا کردہ است و
آنرا القاب مناسبہ نہادہ و در پارسی و دیگر لغات نہ چنان است بلکہ بعضی ازان فرا گرفتہ اند
و بعضی کہ خاص بلغت خود یافتہ اند بآن اضافہ کردہ و در وضع القاب با یکدیگر خلاف
کردہ اند ما ابتدا بتغیرات شعر تازی کنیم چہ آنچہ بایشان خاص است و چہ آنچہ مشترک است
گوییم ت اور ان سب ارکان مین تغیر یا بہ نقصان ہوتا ہے یا بزیادت پس تغیر بنقصان
یا خاص نہین ہوتا کسی جگہہ سے یعنے جس جگہہ وہ رکن پڑتا ہے وہ تغیر بھی ممکن ہوتا ہی یا خاص
ہوتا ہے باوایل ابیات و مصاریع یا باواخر ابیات و مصاریع اور تغیر بزیادت ہمیشہ خاص
ہوتا ہے باول یا بآخر اوسط مین نہین ہوتا اور ہر ایک تغیر ان تغیرات سے یا عربی مین خاص
ہے یا فارسی مین خاص ہے یا دونون مین مستعمل ہے اور جو سبقت شعر مین اہل عرب کو
ہے اور خلیل احمد کہ واضع عروض عربی ہے اور اکثر اشعار عرب سے واقف ہے اوسنے
تغیرات عرب کے احصا کیے ہین یعنے چونتیس زحاف لکھی ہین اور اونکے نام مناسب رکھے
ہین اور فارسی وغیرہ زبانون مین ایسا نہین ہے بلکہ بعض زحاف عرب کے لیے ہین
اور بعض کہ اپنی زبانون مین خاص پائے ہین اونپر زیادہ کیے ہین اور نام رکھنے مین
با یکدیگر بہت خلاف کیا ہے یعنے کسینے کوئی نام رکھا ہے کسینے کوئی لہذا ہم ابتدا بہ تغیرات
شعر تازی کرتے ہین جو کچھ کہ اونکی زبان مین خاص ہے اور جو کچھ کہ زبان عرب اور
زبان فارسی مین مشترک ہے کہتے ہین معلوم ہو کہ اعداد زحافات مین اختلاف بہت ہے
چنانچہ صاحب معجم لکھتا ہے کہ تازی مین بائیس زحاف اور فارسی مین تیرہ زحاف ہین
کہ جملہ پینتیس ۳۵ ہوتے ہین اور محقق علیہ الرحمہ نے زحافات تازی کے موافق خلیل کے

سے لکھے ہین اور الحق کہ تازی مین ایسا ہی چاہیے اور عروضیان فارسی سنے جو تصرف
اور ایجاد کیا ہے یہہ امر بجہت اختلاف لغت کے سبب ہے کہ محاورات اور مصطلحات ہر لغت
کے جدا ہوتے ہین احصا بالکسر گننا اور ضبط کرنا منتخب سے ہم تغیرات یا مفرد بود
یا مرکب و مفرد آن بود کہ دران رکن یک نوع تغیر بیش نیفتد و مرکب آن بود کہ زیادت
از یک نوع افتد اما مفرد از چہار نوع خالی نبود از انکہ تغیرات یا در سبب خفیف افتد یا در سبب
ثقیل یا در وتد مجموع یا در وتد مفروق اما انچہ در سبب خفیف افتد دو نوع بود اول عام
بود و آن اسقاط ساکن سبب بود و ساکن سبب یا حرف دوم رکن بود یا حرف چہارم
یا حرف پنجم یا حرف ہفتم و حرف اول و سوم و ششم نتواند بود پس اگر حرف دوم بود
آن رکن را بعد از اسقاط مخبون خوانند و اگر چہارم بود مطوی و اگر پنجم بود مقبوض و اگر ہفتم بود
مکفوف تغیرات یا مفرد ہوتے ہین یا مرکب مفرد وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ ورکن
رکن مین نہو اور مرکب وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ ہو اما تغیر مفرد چار قسم سے خالی نہین اسکا
سبب یہ ہے کہ یا سبب خفیف مین ہوتا ہے یا سبب ثقیل مین یا وتد مجموع مین یا وتد مفروق مین
پس جو تغیر سبب خفیف مین پڑتا ہے اوسکی دو قسمین ہین اول عام ہے اور وہ اسقاط ساکن
سبب خفیف کا ہے اور ساکن سبب خفیف کا یا حرف دوم رکن ہوتا ہے جیسے مستفعلن
مین سین یا حرف چہارم رکن جیسے مستفعلن مین فی یا حرف پنجم رکن جیسے مفاعیلن مین
سے یا حرف ہفتم رکن جیسے مفاعیلن مین نون اور حرف اول اور سوم اور ششم نہین
ہوسکتا وجہ اول اور سوم کی ظاہر ہے اور ششم اس جہت سے کہ افاعیل مستعملہ مین کوئی
رکن تین سبب متوالی سے مرکب نہین ہے پس اگر حرف دوم سبب خفیف کا ساقط ہوگا
اوس رکن کو بعد اسقاط کے مخبون کہین گے اور خبن بالفتح لپیٹنا جامے کا تاکوتاہ ہو
ہوجاوے منتخب سے اور مناسبت معنی لغوی اور اصطلاحی مین ظاہر ہے اور اگر حرف
چہارم سبب خفیف سے رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو مطوی کہین گے اور طے بتشدید
یا پیچیدن اور نوردیدن جامہ یا نامہ ہے منتخب سے اور اگر حرف پنجم سبب خفیف سے
رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو مقبوض کہین گے اور قبض بالفتح گرفتن بہ پنجہ و گرفتگی

خلاف بسط منتخب سے اور اگر حرف ہشتم سبب خفیف سے رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو
مکفوف کہین گے اور کف بفتح وتشدید فا دوختن جامہ بر یکدیگر و باز ایستادن ہی منتخب سے
هم و دیگر نوع خاص بود باواخر مصراعہا وآن دوگونہ بود یکے آنکہ ساکن سبب را اسقاط
کنند و متحرکش را ساکن کنند و رکن را بعد ازین تغیر مقصور خوانند دوم آنکہ سبب را بیفگنند
و رکن محذوف خوانند اور دوسرا جو تغیر سبب خفیف مین پڑتا ہے خاص ہے
باواخر مصاریع اور وہ دو طرح ہے ایک وہ ہے کہ ساکن سبب کو گرا کر اوسکے متحرک کو
بھی ساکن کرین اوس رکن کو بعد اس تغیر کے مقصور کہتے ہین جیسے فعولن سے فعول اور
مفاعیلن سے مفاعیل بسکون لام ہوتا ہے اور قصر بمعنی کوتاہ کردن سے ہے منتخب سے
اور دوسری صورت یہہ ہے کہ سارا سبب گر جاے اوس رکن کو بعد اس تغیر کے محذوف
کہتے ہین جیسا فعولن سے فعل اور مفاعیلن سے فعولن ہوتا ہے اور حذف بمعنی انداختن
اور دور کردن سے ہے منتخب سے هم واما آنچہ در سبب ثقیل افتد یک نوع بود از تغیرات عام
بود وآن تسکین متحرک دوم سبب باشد پس اگر متحرک دوم سبب حرف دوم رکن بود رکن را
بعد از تغیر مضمر خوانند و اگر حرف پنجم بود رکن را معصوب خوانند و در غیر این دو موضع نیفتد
ت واما جو تغیر سبب ثقیل مین پڑتا ہے وہ ایک ہی قسم سے ہے اور تغیر عام ہے اور وہ ساکن
کرنا متحرک دوم سبب ثقیل کا ہے پس اگر وہ متحرک دوم حرف دوم رکن ہو اوس رکن کو بعد
اس تغیر کے مضمر کہتے ہین جیسے متفاعلن سے مستفعلن ہوجاتا ہے اور اضمار لاغر کرنا اور
دل مین رکھنا اور ضمیر کلام مین لانا منتخب سے اور اگر حرف پنجم ہو اس رکن کو بعد اس تغیر کے
معصوب کہتے ہین جیسے مفاعلتن سے مفاعیلن ہوجاتا ہے اور عصب خوب لپیٹنا اور داغ
کرنا اور مضبوط باندھنا منتخب سے اور یہہ تغیر ان دو جگہون کے سوا اور کہین نہین آتا کسواسطے
کہ سوا مفاعلتن متفاعلن کے اور کسی رکن افاعیل مین سبب ثقیل نہین ہے اور عام سے
مراد یہہ کہ ابتدا اور صدر اور حشو اور عروض اور ضرب سب جگہہ آتا ہے هم واما آنچہ در وتد مجموع
افتد خاص بود یا باوایل مصراعہا یا باواخر و درین نوع تغیر عام نباشد اما آنچہ باوایل خاص
بود اسقاط متحرک اول باشد از وتد آنرا خرم خوانند وتوحش یا در فعولن بود و رکن را اثلم خوانند

یا در مفاعیلن بود و رکن را اخرم خوانند و یا در مفاعلتن بود و رکن را اعضب خوانند و در غیر این سہ
موضع نبود ت واما جو تغیر وتد مجموع مین پڑتا ہے خاص ہوتا ہے باوایل مصاریع یا باواخر
مصاریع اور یہہ تغیر عام نہین ہوتا پس جو تغیر وتد مجموع مین خاص باوایل مصاریع ہی اسقاط متحرک
اول ہے اوسکو خرم کہتے ہین اور خرم بمعنی شگافتن پرۂ بینی اور بریدن مطلق ہے منتخب سے
پس وقوع اس تغیر کا یا فعولن مین ہوتا ہے جیسے فعولن سے فعلن ہو جاتا ہے اس رکن کو اثلم
کہتے ہین اور ثلم بمعنی رخنہ کردن اور کنارہ شکستن ہے منتخب سے یا وقوع اوسکا مفاعیلن مین
ہوتا ہے کہ مفعولن ہو جاتا ہے اوس رکن کو اخرم کہتے ہین یا وقوع اس تغیر کا مفاعلتن مین
ہوتا ہے کہ مفتعلن ہو جاتا ہے اوس رکن کو اعضب کہتے ہین اور عضب بعین مہملہ مفتوحہ اور
ضاد معجمہ ساکنہ شکستہ کرنا شاخ بز کا منتخب سے ہے اور سوا ان تین جگہوں کے یہہ تغیر نہین آتا معلوم ہو
کہ فعولن اور مفاعیلن اور مفاعلتن تینون مین حرف اول کا گر جانا بمعنی خرم ہے مگر مفاعیلن
مین اسکو خرم کہتے ہین اور فعولن مین ثلم اور مفاعلتن مین عضب کہ یہہ خرم ہر جگہہ ملقب بلقب
خاص ہے هم واین تغیرات بیشتر در اول بیت بود خاصه در اول قصیده و گزشتہ در مصراع دوم
نادر بود و بازای خرم رکنی را که در وی خرم ممکن بود و از خرم بسلامت بود موفور خوانند ست
اور یہہ تغیرات اکثر اول بیت مین ہوتے ہین خاصہ اول قصیدہ مین اور وقوع انکا مصراع دوم
مین نادر اور کمیاب ہے معلوم ہو کہ اخفش کے نزدیک مصرع دوم مین بھی خرم آتا ہے بلکہ
اخفش نے یہہ تغیر تمام اجزاے بیت مین جائز رکھا ہے اور بمقابلہ خرم جس رکن مین خرم
ممکن ہو اور وہ خرم سے سلامت رہے یعنے ایک جگہہ ہو اور دوسری جگہہ نہو پس رکن سالم
کو موفور کہتے ہین پس موفور ضد خرم ہے اور موفور بفتح میم تمام کردہ شدہ منتخب سے هم و
اما انچہ خاص باواخر مصراعها بود دو نوع بود یکے آنکہ ساکن وتد را بیفگنند و متحرکش را ساکن
کنند و این رکن را مقطوع خوانند دوم آنکہ وتد را بیفگنند و این رکن را احذ خوانند ت واما
جو تغیر وتد مجموع کا خاص ہوتا ہے باواخر مصاریع اوسکی دو قسمین ہین ایک یہہ کہ ساکن
وتد کو گرا دین اور متحرک ما قبل کو ساکن کرین اوس رکن کو مقطوع کہتے ہین جیسے مستفعلن بعد
حذف نون کے اور تسکین لام کے مفعولن ہوتا ہے اور دوسری قسم یہہ ہے کہ وتد کو گرا دین

اوس رکن کو احذ کہتے ہین جیسے مستفعلن بعد حذف وتد کے فعلن بسکون عین ہوتا ہے مقطوع
قطع سے اور قطع کاٹنا اور خفہ کرنا گلے کا منتخب سے اور احذ حذ سے اور حذ بالفتح اور بتشدید ذال
معجمہ بسرعت جانا اور بہد گرتے کاٹنا منتخب سے خواہ حذذ سے اور حذذ بفتحتین بمعنی کوتاہی اور
سبکی دم شتر اور ایک نوع تصرفات عروض سے ہے اور وہ گرا دینا وتد مجموع متفاعلن وغیرہ کا
منتخب سے صم و نوعی دیگر است کہ در وتد فاعلاتن افتد آنجا کہ این رکن آخر مصراع بود در بعضی
بحرہا تا با وزن مفعولن آید و آنرا مشعث خوانند و بعضی گفتہ اند این تغیر خرم است و متحرک
اول بیفتادہ است و بعضی گفتہ اند قطع است و بعضی گفتہ اند متحرک دوم بیفتادہ است و زجاج گفتہ
است این تغیر مرکب است اول خبن کردہ اند و بعد ازان تسکین حرف اول وتد کردہ و این بقیاس
نزدیکتر است چہ خرم جز در وتد نیفتد کہ حرف اول رکن بود اندر اول مصرع و قطع جز در رکن وتدی
نیفتد کہ آخر رکن بود از آخر مصراع و اما اسقاط متحرک دوم وتد مجموع در ہیچ صورت دیگر واقع نیست
اور ایک تغیر وتد مجموع کا در ہو فاعلاتن مین جب آخر مصراع مین پڑتا ہے بعضی بحر وزن
دو ضرب وافی خفیف اور ضرب مجتث مجزو سے ہے کہ فاعلاتن مفعولن ہو جاتا ہے اوس رکن کو
مشعث کہتے ہین پس تشعیث نقل فاعلاتن بمفعولن ہے اور تشعیث لغت مین بمعنی پراگندہ
کردن ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ تغیر خرم کا ہے اور متحرک اول گرا ہے یعنے عین
علا کا کہ وتد ہے گر کر فالاتن رہا منقول بمفعولن ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ تغیر قطع کا ہے
یعنے حذف الف علا اور تسکین لام سے فاعلتن رہا منقول بمفعولن ہوا و بعضون نے
کہا ہے کہ متحرک دوم گرا ہے یعنے لام علا کا گر کر فاعاتن رہا منقول بمفعولن ہوا و زجاج نے
کہا ہے کہ یہہ تغیر مرکب ہے اول خبن کیا ہے بعد اوسکے حرف اول وتد کو ساکن کیا ہے یعنے فاعلاتن
خبن سے اول فعلاتن ہوا بعد اوسکے عین کو بتسکین ساکن کیا پس فعلاتن منقول بمفعولن
ہوا اور یہہ قریب القیاس ہے اسواسطے کہ خرم کہنے مین یہہ قباحت ہے کہ خرم اوس وتد
مین واقع ہوتا ہے جو اول رکن مین ہو اول مصراع مین اور یہہ علا درمیان رکن کے واقع
ہوا ہے اور قطع کہنے مین یہہ قباحت ہے کہ قطع اوس وتد مین آتا ہے جو آخر رکن مین ہو
آخر مصرع مین اور یہہ علا درمیان رکن کے ہے اما اسقاط متحرک دوم وتد مجموع کہنے مین یہہ قباحت

کہ تسکین اور ایسی صورت واقع نہین ہوئی نظیر نہین سے ہے پس بہتر قول رابع ٹھہرا جو قول زجاج ہے
کہ فاعلاتن مخبون و تسکین منقول بہ مفعولن ہو اھم واما آنچہ در وتد مفروق افتد سہ نوع است و
ہر سہ خاص است باواخر مصراعہا اول آنکہ متحرک دوم ساکن شود تا دو ساکن جمع آید وان رکن را
موقوف خوانند دوم آنکہ متحرک دوم ساقط شود و رکن را مکشوف خوانند سوم آنکہ وتد بیفتد و رکن را
اصلم خوانند ت واما جو تغیر کہ وتد مفروق مین ہوتا ہے اوسکے تین قسمین ہین اور تینون خاص
باواخر مصاریع ہین پہلے وہ کہ متحرک دوم وتد مفروق کا ساکن ہو جائے اور دو ساکن جمع ہون
جیسے مفعولات وقف سے منقول بہ مفعولان ہوتا ہے اور اس رکن کو موقوف کہتے ہین اور وقف
بمعنی ایستادن اور واو مشتق سے منتخب سے اور یہہ نقل مفعولات کی بہ مفعولان محض واسطے
فرق موقوف اور غیر موقوف کے بکتابت ہے ورنہ مفعولات بسکون تا بھی مانوس ہے دوسری
قسم یہہ کہ متحرک دوم وتد مفروق کا ساقط ہو جائے جیسے مفعولات بحذف تا منقول بہ مفعولن ہوتا ہے
اور رکن کو مکشوف کہتے ہین اور کشف بمعنی برہنہ کردن ہے منتخب سے اور بعضون نے اسکو مکسوف
بسین مہملہ کہا ہے کسف سے بمعنی بریدن منتخب سے اور تیسری قسم یہہ ہے کہ وتد گر جاے اس رکن کو
اصلم کہتے ہین جیسے مفعولات بحذف وتد مفروق منقول بہ فعلن بسکون عین ہوتا ہے اور صلم بمعنی گوش
از بن بریدن ہے منتخب سے ھم واما تغیر بزیادت کہ خاص بود باوایل مصراعہا آنرا خرم خوانند
و بیشتر وقوعش در اول مصراع اول بود و زیادت از یکحرف نادرتر بود و نہایتش کلمہ مرکب از چہار حرف
یافتہ اند چنانکہ بعد ازین مثالش ایراد کردہ شود و آن تغیر را بارکان و اجزا ہیچ تعلق نباشد پس
اولے آنکہ این تغیر را از احوال ابیات شمرند نہ از احوال ارکان ت واما تغیر بزیادت کہ خاص ہے
باوایل مصاریع اوسکو خرم کہتے ہین اور خرم بفتح اور تحتین لغت مین حلقہ در بینی شتر انداختن ہے
منتخب سے اور اکثر وقوع اس زیادت خرم کا اول مصرع مین ہوتا ہے بیک حرف اور زیادت ایک حرف
سے نادر ہے اور انتہا یہہ ہے کہ کلمہ مرکب چار حرف سے ہے اول مصرع مین زیادہ پایا ہے
چنانچہ بعد اسکے فصل ہشتم مین مثال اوسکی لکھی جاوے گی اور اس تغیر کو ارکان اور اجزا سے
کچھ تعلق نہین ہے لہذا علاحدہ فصل ہشتم مین اسکو لکھا پس مطلب یہہ ہے کہ اس تغیر کو احوال ابیات
سے جانین نہ احوال ارکان سے ھم واما تغیر بزیادت کہ خاص بود باواخر مصراعہا آن دو نوع

است

بود اول آنکہ حرفی ساکن زیادت کنند پس اگر آخر رکن سببی خفیف بود رکن را مسبغ خوانند و اگر وتدی
مجموع بود مذال ست دوا تغیر بزیادت کہ خاص ہے باواخر مصاریع اوسکی دو قسمین ہین پہلی یہہ
کہ ایک حرف ساکن زیادہ کرین پس اگر آخر رکن سبب خفیف ہو اوس رکن کو مسبغ کہین گے جیسے
مفاعیلن سے مفاعیلان اور فاعلاتن سے فاعلیان ہوجاتا ہے اور اسباغ بمعنی تمام کردن
اور زرہ فراخ پوشیدن سے منتخب ہے اور بعضون نے اس حالت کو اشباغ بشین معجمہ اور
عین مہملہ لکھا ہے بمعنی سیر کردن منتخب سے اور اگر آخر رکن مین وتد مجموع ہو اوس رکن کو مذال
کہین گے جیسے مستفعلن سے مستفعلان اور متفاعلن سے متفاعلان ہوجاتا ہے اور اذالت
لغت مین بمعنی دامن دراز کردن ہے ہم دیگر آنکہ سببی خفیف زیادت کنند الا در آخر متفاعلن بقید خاص
بود بوزن مجزو و باخر بیت در کن او را مرفل خوانند وہر رکن را کہ تغیر آن بزیادت در آخر رکن
ممکن بود و ازان خالی بود آن را معری خوانند ست اور ایک تغیر بزیادت اور بھی ہے وہ سبب
خفیف کا زیادہ کرنا ہی کہ آخر متفاعلن مین پڑتا ہے اور خاص ہوتا ہے بوزن مجزو آخر بیت مین اور
اوس رکن کو مرفل کہتے ہین جیسے متفاعلن سے متفاعلاتن ہوجاتا ہے اور ترفیل لغت مین بمعنی
بزرگ کردن اور دامن کشادن ہے اور جو رکن کہ تغیر اوس مین بزیادت آخر مین ممکن ہو اور اوس سے
خالی ہو یعنی یہہ تغیر اوس مین نکرین ایک جگہہ مرفل ہو ایک جگہہ معری اوس رکن کو معری کہتے
ہین اور معری تعریہ سے ہے بمعنی عریان کردن اور وجہ مناسبت ظاہر ہے ہم دوا تغیرات
مرکب باشد کہ ثنائی بود و باشد کہ ثلاثی بود و ازانجملہ بعضے را لقب خاص بود و بعضے را نبود و بحسب
ترکیب ازان عبارت کنند و ما در اثنای ذکر فروعہا کہ ہر رکنی را مستعمل است ذکر القاب ایراد کنیم
انشاء اللہ تعالی ست دوا تغیرات مرکب کبھی ثنائی ہوتی ہین اور کبھی ثلاثی یعنے دو تغیر ایک
رکن مین پڑتے ہین یا تین تغیر اون سب مین کسی کا لقب خاص ہے اور کسی کا لقب خاص
نہین بحسب ترکیب اوس سے عبارت کرتے ہین مثلا کہتے ہین مخبون مسکن اور ہم درمیان ذکر
فروع کے کہ ہر رکن سے وہ فروع نکل کر مستعمل ہین القاب ان تغیرات مرکب کی بیان کرینگے
ہم گوئیم فعولن را شش فرع مستعمل است افعول و آن مشبوض ... و آن اثلم است و آنجنانکہ
از فعولن عولن بماند پس عولن بغیر مستعمل را بدل باین لفظ کردند کہ مستعمل است و لغت و وزن

همان است و در همه مواضع بقدر جهد این شرط را رعایت می کنند و ما تخفیف را ذکر نخواهیم کرد ت
کہتے ہین ہم کہ فعولن کی چھ فرعین مستعمل ہین پہلی فعول بضم لام وہ مقبوض ہے یعنے اوس مین
ساکن سبب خفیف کا حرف پنجم ہی حذف ہوا ہے دوسرے فعلن بسکون عین وہ اثلم ہے یعنے
فاکہ حرف اول وتد ہے خرم سے گر کے فعولن سے عولن رہتا ہے پس عولن غیر مستعمل کی جگہہ
فعلن مستعمل لاتے ہین کہ دونون ہموزن ہین اور سب جگہہ حتی الوسع اس شرط کی رعایت کرتے
ہین یعنے غیر مستعمل کی جگہہ مستعمل لاتے ہین اور شرط حتی الوسع کی اس جہت سے ہے کہ جہان
لفظ مستعمل نہین ملتا لفظ غیر مستعمل مجبوری رہنے دیتے ہین مثل فع اور فل کے اور ہم نظر تخفیف
ہر جگہہ ان مستعملات کا ذکر نکرینگے کہ ہر جگہہ بیان کی ضرورت نہین مگر ترجمہ مین البتہ لکھا جائیگا
م ج فعل وان اثلم است و مقبوض و ملقب اثرم خوانند و این سہ فرع ہم در طویل افتد و ہم
در متقارب ۴ فعول وآن مقصور است ۵ فعل و این محذوف ست ۶ فع و بعضی گویند فل وآن محذوف ست
و مقطوع و آنرا ابتر خوانند و این فرع در متقارب افتد ت تیسرے فعل بسکون عین اور بتحریک
لام بجاے عول ر دو بحذف اول وتد اثلم ہے اور باسقاط حرف پنجم مقبوض اس تغیر ثانی کو
اثرم کہتے ہین اور خرم مقتضین ہجی ہندان شکستن ہے منتخب سے اور یہ تینون فرعین یعنی فعول
فعلن فعل طویل مین آتے ہین اور متقارب مین چوتھے فعول بسکون لام بحذف ساکن سبب اور
تسکین متحرک مقصور ہے پانچوین فعل بتحریک عین بدل فعو بحذف سبب محذوف ہے چھٹے فع
اور بعضے فل کہتے ہین بحذف سبب محذوف ہے اور بقطع وتد مین مقطوع اوسکو ابتر کہتے ہین
اور بتر بریدن اور بریدہ دم شدن منتخب اور غیاث سے اور یہ فرعین سہ گانہ اخیر یعنے فعول
فعل فع متقارب مین پڑتے ہین م ف فاعلن را دو فرع است ا فعلن وآن مخبون است و در مدید
و بسیط و غریب افتد ب فعلن وآن مقطوع است و در بسیط و غریب مستعمل است و بدانکہ مقطوع
در غیر اواخر مصراعہا جائز نیست و در بحر غریب فعلن در غیر اواخر مصراعہا استعمال کنند پس ظاہر است
کہ فعلن اینجا مخبون مسکن است یعنی آنکہ در شعث گفتہ آمد و برین تقدیر این فرع ثالث باشد و
بغریب خاص بود ت فاعلن کی دو فرعین ہین پہلی فعلن بتحریک عین کہ بحذف الف
فاعلن مخبون ہے اور مدید اور بسیط اور غریب یعنے متدارک مین آتی ہے دوسری فعلن بسکون

عین بجاے فاعل باسقاط ساکن وتد وتسکین ما قبل مقطوع ہے اور بسیط اور غریب میں مستعمل ہے
اور معلوم کیا چاہیے کہ مقطوع سوا اواخر مصاریع کے جائز نہین ہے اور بحر غریب میں فعلن کو
سوا اواخر مصاریع کے صدر اور ابتدا اور حشو میں استعمال کرتے ہین پس ظاہر یہ ہے کہ فعلن
اس جگہہ مخبون مسکن ہے جیسا کہ مثمن میں کہا گیا اور اس صورت مین یہہ فرع تیسری ہوجاے
اور غریب مین خاص ہے اور اخفش نے چار فرعین اور لکھی ہین اول فاعلاتن مرفل دوسرے
فاعلان مذال تیسرے فعلاتن مخبون مرفل چوتھے فعلان مخبون مذال اور عروضی ایک اور زیادہ
کی ہے فعل احذ مذال بسیط مین ہر چند مرفل اور مذال کے لکھنے کی حاجت نہین اور ان فروع کا
استعمال نادر ہے اور پارسی مین محقق علیہ الرحمہ نے ایسے فروع خود لکھے ہین هم مفاعیلن را شش
فرع است ا مفاعلن وآن مقبوض است ب مفاعیلُ وآن مکفوف ست واین هر دو در هزج وطویل
ومضارع افتد ج مفعولن وآن اخرم است ودر هزج تنها افتد د فاعلن وآن اخرم ومقبوض ست
وآنرا اشتر خوانند ه مفعول وآن اخرم ومکفوف است وآنرا اخرب خوانند واین هر دو در هزج ومضارع
افتد و فعولن وآن محذوف ست ودر طویل وهزج افتد ت مفاعیلن کی چھہ فرعین ہین پہلے
مفاعلن بحذف یا مقبوض دوسرے مفاعیل مضموم اللام بحذف نون مکفوف اور یہ دونون ہزج
اور طویل اور مضارع مین آتی ہین یہان قریب کا ذکر اسواسطے نکیا کہ وہ بحر فارسی ہے
اور یہ بیان بحور تازی کا ہے تیسرے مفعولن بجاے فاعیلن بحذف میم اخرم یہ فرع تنہا ہزج
مین پڑتی ہے چوتھے فاعلن بحذف میم ویا اخرم مقبوض اسکو اشتر کہتے ہین اور شتر بمعنی
برگشتگی مژگان بالا وزشگافتگی مژگان چشم کا غیاث ہے پانچوین مفعول بضم لام بحذف میم
ونون اخرم مکفوف اسکو اخرب کہتے ہین اور خرب لغت مین بمعنی شگافتہ شدن ہر دو گوش ہے
یا خرابی ہر دو طرف مناسبت ظاہر ہے چھٹے فعولن بحذف لن بجاے مفاعی محذوف یہ طویل
اور ہزج مین آتی ہے پس خلیل نے بھی چھہ فرعین لکھی ہین مگر اخفش نے ساتوین زیادہ کی ہے
وہ مفاعیل بسکون لام یا فعولان مقصور اور ثانی بہتر ہے تا کتابت مین التباس بمفاعیل مکفوف
لازم نہ آئے اور صاحب شرح نے بیان لفظ اشتر مین مضمون تازہ پیدا کیا ہے واسطے خوشی
طبع ناظرین کے لکھا جاتا ہے ش این تغیر مرکب است از خرم وقبض کہ میم دیا از هر دو سقوط یابد

باید دانست که مجموعه هیم ویامی باشد پس برین قیاس لقب آن بجای اشتر اخرمی بایستی گفت
تا خالی از کیفیت نبودی ہم گفته سبحان الله هم فاعلاتن مجموعی را یازده فرع است ا فعلاتن وآن مخبون
است ب فاعلات وآن مکفوف است ج فعلات وان مخبون ست وهم مکفوف وآنرا مشکول
خوانند واین هر سه در رمل ومدید وخفیف ومجتث افتد د فاعلان وآن مقصور است در مدید ورمل افتد
ه فعلان وآن مخبون ومقصور است و در رمل افتد و فاعلن وآن محذوف ست ز فعلن وآن مخبون
ومحذوف است وهر دو در رمل ومدید وخفیف افتد ح فعلن وآن ابتر است و در مدید افتد ط فاعلیان
وآن مسبغ است ی فعلیان وآن مخبون مسبغ ست وهر دو در رمل افتد یا مفعولن وآن مشعث است
در خفیف ومجتث افتد ست فاعلاتن مجموعی کی گیاره فرعین هین پهلے فعلاتن مخبون دوسرے
فاعلات بضم تا مکفوف تیسرے فعلات بضم تا مخبون مکفوف اوسکو مشکول کهتے هین اور شکل
پاون چارپائی کی رسی سے باندھنا منتخب کیے اور یهه تینون فرعین یعنے فعلاتن فاعلات
فعلات رمل ومدید اور خفیف ومجتث مین آتی هین چوتھے فاعلان بحذف ساکن آخر سبب
واسکان ماقبل مقام فاعلات مقصور کے یهه فرع مدید اور رمل مین آتی ہے اور وجه تفصیل
فاعلات کی به فاعلان یهه ہے تا التباس اوسکا فاعلات مکفوف سے نهو پانچوین فعلان تحریک
عین مخبون مقصور رمل مین آتی ہے چھٹے فاعلن محذوف ساتوین فعلن تحریک عین مخبون
محذوف یهه دونون فرعین یعنے فاعلن اور فعلن رمل اور مدید اور خفیف مین آتی هین آٹھوین
فعلن بسکون عین اجتماع حذف وقطع ابتر ہے اور ابتر بمعنی دم بریده منتخب سے اور یهه فرع مدید
مین آتی ہے اور جاننا چاہیے که یهه فعلن بسکون العین حقیقت مین مسکن ہے فعلن مخبون
محذوف کا کسواسطے که قطع درمیان رکن کے نهین آتا جیسا که سابق مین مصنف نے بیان
کیا ہے نوین فاعلیان منقول فاعلاتان سے مسبغ دسوین فعلیان مخبون مسبغ یهه دونون
فرعین یعنے فاعلیان اور فعلیان رمل مین آتی هین گیارهوین مفعولن مشعث خفیف اور مجتث
مین آتی ہے اور مشعث کا حال سابق بیان هوچکا ہے که مخبون مسکن سب سے بهتر ہے
یعنے پهلے فاعلاتن خبن سے فعلاتن هو بعد اوسکے فعلاتن به تسکین اوسط منقول به مفعولن هوجاے
مع فاع لاتن عروضی را یک فرع است فاع لات وآن مکفوف است و در مضارع افتد فاع لا

مفروقی کی ایک فرع ہے فاع لاتُ بالضم وہ مکفوف ہے اور مضارع مین آتی ہے م مستفعلن
مجموعی را نہ فرع است ا مفاعلن وآن مخبون است ب مفتعلن وآن مطوی است ج فعلتن وآن ہم
مخبون است وہم مطوی و آنرا مخبول خوانند واین ہرسہ در بسیط و رجز وسریع ومنسرح افتند د مفعولن
وآن مقطوع است ہ فعولن وآن مخبون مقطوع است واین دو در بسیط و رجز افتند و مستفعلان وآن
مذال است ز مفاعلان وآن مخبون مذال است ح مفتعلان وآن مطوی مذال است ط فعلتان
وآن مخبول مذال است واین چہار در بسیط افتند و فرعی دیگر بطریق شذوذ نادرا آمدہ است کہ خلیل نادیدہ
وآن مخبون اخذ است بروزن فعل ت مستفعلن مجموعی کی نو فرعین ہین پہلی مفاعلن مخبون
بحذف سین دوسری مفتعلن مطوی بحذف فا تیسری فعلتن مخبون مطوی بحذف سین و فا
اوسکو مخبول کہتے ہین مخبول خبل سے ہے اور خبل بالفتح ہاتھہ پاون کاٹنا اور گرجانا سین اور فے کا
مستفعلن سے بحر بسیط مین کذا فی المنتخب اور یہہ تینون فرعین یعنے مفاعلن مفتعلن فعلتن بسیط
اور رجز اور سریع اور منسرح مین آتی ہین چوتھے مفعولن مقطوع حذف نون اور تسکین لام سے
پانچوین فعولن مخبون مقطوع بحذف فا مفعولن مقطوع سے کہ معولن رہجاتا ہے بدل اوسکی فعولن لاتے
ہین اور یہہ دو وزن فرعین یعنے مفعولن اور فعولن بسیط اور رجز مین آتی ہین چھٹے مستفعلان مذال
بزیادت حرف ساکن آخر مین ساتوین مفاعلان مخبون مذال آٹھوین مفتعلان مطوی مذال نوین
فعلتان مخبول مذال بزیادت الف فعلتن مین اور یہہ چار فرعین یعنے مستفعلان مفاعلان
مفتعلان فعلتان بسیط مین آتے ہین اور ایک فرع اور بھی ہے وہ دسوین ٹھہری کہ بطریق
شاذ آئی ہے خلیل اوسکو نہین لایا ہے وہ مخبون اخذ ہے بروزن فعل بتحریک عین اسواسطے
کہ مستفعلن اخذ سے مستفعِ ہوا اور خبن سے متفع فعل عوض اوسکے لاتے ہین و مس تفع لن
مفروقی را چہار فرع است ا مفاعلن وآن مخبون است ودر خفیف ومجتث افتد ب فعولن وآن
مخبون مقصور است ودر خفیف افتد ج مستفعُ وآن مکفوف است د مفاعل وآن مشکول است
واین ہر دو در خفیف افتد ت و مس تفع لن مفروقی کی چار فرعین ہین پہلی مفاعلن مخبون
ہے بحذف سین اور خفیف اور مجتث مین آتی ہے دوسری فعولن وہ مخبون مقصور ہے
اسواسطے کہ مفاعلن قصر سے مفاعل بسکون لام رہتا ہے فعولن اوسکے مقام پر لاتے ہین

اور یہ فرع خفیف مین آتی ہے تیسرا ہے مستفعل بضم لام وہ مکفوف ہے بحذف نون چوتھے
مفاعل بضم لام وہ مشکول ہے یعنے مجنون مکفوف یہ دونون فرعین یعنے مستفعل اور مفاعل
خفیف مین آتی ہین ہم و مفعولات را یازدہ فرع است افعولات وآن مجنون است ب فاعلات
وآن مطوی است و ہر دو در منسرح و مقتضب افتد ج فعلات وآن مجنول است و در منسرح افتد
د مفعولان وآن موقوف ست ہ فعولان وآن مجنون موقوف ست و مفعولن وآن مکشوف است ز
فعولن وآن مجنون مکشوف است واین چہار در سریع و منسرح افتدح فاعلان وآن مطوی موقوف است
ط فاعلن وآن مطوی مکشوف ست ی فعلن وآن مجنول مکشوف است یا فعلن وآن اصلم است
واین چہار در سریع افتدت اور مفعولات کی گیارہ فرعین ہین پہلی فعولات بضم تا مجنون ہے
بحذف فا اور بعضے مفاعیل کہتے ہین مگر اول بہتر ہے کہ التباس بمفاعیل مقصور ساکن اللام
کتابت مین نہو دوسری فاعلات بضم تا مطوی بجای مفعلات یہ دونون فرعین یعنے فعولات
اور فاعلات منسرح اور مقتضب مین آتی ہین تیسری فعلات بتحریک عین و لام مجنول ہے یعنے
مجنون مطوی یہ منسرح مین آتی ہے چوتھی مفعولان موقوف پانچوین فعولان مجنون موقوف چھٹی
مفعولن مکشوف یعنے متحرک دوم وتد مفروق سے کہ تا ہے ساقط ہوگئی مفعولا رہا اوسکی جگہ پر
مفعولن آیا ساتوین فعولن مجنون مکشوف بجای مفعولن اور یہ چار فرعین یعنے مفعولان فعولان مفعولن
فعولن سریع اور منسرح مین آتی ہین آٹھوین فاعلان مطوی موقوف یعنی واو حذف ہو اسطے
سے اور تا ساکن ہوئی وقف سے نوین فاعلن مطوی مکشوف بحذف واو وتا منقول مفعلا سے
دسوین فعلن بتحریک عین مجنول مکشوف جب فعلات مجنول سے تا ساقط ہوئی فعلا رہا فعلن
عوض اوسکے آیا گیارہوین فعلن بسکون عین اصلم جب لات کہ وتد مفروق ہے گر گیا مفعو رہا
عوض اوسکے فعلن آیا یہ چارون فرعین یعنے فاعلان فاعلن فعلن فعلن سریع مین آتی ہین
هم و مفاعلتن را نشست فرع است امفاعیلن وآن معصوب است ب مفاعلن وآن معصوب است
پس مقبوض وآنرا معقول نیز خوانند ج مفاعیل وآن معصوب و مکفوف وآنرا منقوص خوانند
د فعولن وآن معصوب محذوف وآنرا مقطوف خوانند مفتعلن واین اعضب است و مفعولن
وآن اعضب و معصوب وآنرا اقصم خوانند ز فاعلن وآن اعضب و معقول است وآنرا اجم خوانند

ح مفعول وآن اعضب ومنقوص است وآن را اعقص خوانند واین جملہ بوافر خاص باشد اور
مفاعلتن کی آٹھ فرعین ہین پہلی مفاعیلن اور وہ معصوب ہے بتسکین لام دوسری مفاعلتن
معصوب بعد اوسکے مقبوض اور اوسکو معقول کہتے ہین جب لام مفاعلتن کا عصب سے ساکن
ہوا اور قبض سے گر گیا مفاعلن رہا اور عقل پای شتر برسن بستن ہے منتخب سے تیسری مفاعیل
بضم لام معصوب مکفوف اوسکو منقوص کہتے ہین نقص بالفتح کم کرنا او کم ہونا اور کمی منتخب سے ہے
جب مفاعیلن معصوب سے حرف ہفتم بکف گر گیا مفاعیل رہا چوتھی فعولن معصوب محذوف اوسکو
مقطوف کہتے ہین قطف کاٹنا خوشہ انگور کا اور چننا میوے کا منتخب سے جب مفاعیلن سے
لن بحذف گر گیا مفاعی رہا فعولن بعوض اوسکے آیا پانچوین مفتعلن اعضب معنی عضب کے
پہلے لکھے گئے پس یہ عمل خرم کا ہے جب میم مفاعلتن سے گر گیا فاعلتن رہا مفتعلن اوسکے
مقام پر آیا چھٹی مفعولن وہ اعضب معصوب ہے اور اوسکو اقصم کہتے ہین قصم بالفتح بمعنی شکستن
او شکستگی دندان ہے منتخب سے پس فاعلتن اعضب مین جب لام بسبب عصب کے ساکن
ہوا فاعلتن رہا مفعولن اوسکے مقام پر آیا ساتوین فاعلن وہ اعضب معقول ہے اوسکو اجم
کہتے ہین اور اجم بفتحتین وتشدید جیم کو سفید ہونے شاخ ومردنے نیزہ ہے منتخب سے
جب مفاعلتن عصب اور قبض سے مفاعلن ہوا اور میم عضب سے گر گیا فاعلن رہا آٹھوین
مفعول بضم لام اعضب منقوص ہے اور اوسکو اعقص کہتے ہین عقص سے معنی تافتن وپیچیدن
موے کلالہ منتخب سے جب مفاعیل کہ منقوص تھا خرم یعنے عضب سے فاعیل ہوا عوض
اوسکے مفعول آیا اور یہہ سب تغیرات وافر مین خاص ہین اسلیے کہ یہہ سب رکن مفاعلتن مین
آتے ہین اور مفاعلتن رکن وافر کا خاص ہے ھم وتفاعلن را پانزدہ فرع است متفاعلن
وآن مضمر است ب مفاعلن وآن مضمر است لیس مخبون وآنرا موقوص خوانند ج مفتعلن وآن
مضمر ومطوی است وآنرا مخزول خوانند د فعلاتن وآن مقطوع است ہ مفعولن وآن مضمر ومقطوع است
و فعلن وان احذ است ز فعلن وآن مضمر واحذ است ح متفاعلان وآن مذال است ط مستفعلان
وآن مضمر ومذال است ی مفاعلان وآن موقوص ومذال است یا مفتعلان وآن مخزول ومذال است
یب متفاعلاتن وآن مرفل است یج مستفعلاتن وآن مضمر مرفل است ید مفاعلاتن وآن موقوص

و مرفل است ۲ مفتعلاتن و آن مخزول و مرفل است و این جملہ خاص بود بکامل است او متفاعلن کی پندرہ فرعین ہین پہلی مستفعلن مضمر باسکان تا دوسری مفاعلن مضمر مخبون اوسکو موقوص کہتے ہین وقص بمعنی گردن شکستن ہے منتخب سے جب مستفعلن مضمر سے سین بسبب خبن کے گر گیا متفعلن رہا مفاعلن اوسکے عوض آیا تیسری مفتعلن مضمر مطوی اوسکو مخزول کہتے ہین خزل بمعنی بریدن ہے غیاث سے جب مستفعلن مضمر سے حرف چہارم طے سے گر گیا مستعلن رہا مفتعلن اوسکے مقام پر آیا چوتھی فعلاتن وہ مقطوع ہے جب متفاعلن مین نون حذف ہوا اور لام ساکن متفاعل رہا عوض اوسکے فعلاتن آیا پانچوین مفعولن وہ مضمر مقطوع ہے جب فعلاتن مقطوع مین عین باضمار ساکن ہوا فعلاتن بسکون عین ہوا مفعولن اوسکے مقام پر آیا چھٹی فعلن بتحریک عین وہ احذ ہے جب وتد آخر متفاعلن سے حذف ہوا متفا رہا فعلن اوسکے مقام پر آیا ساتوین فعلن بسکون العین وہ مضمر احذ ہے جب متفاعلن مین ت ساکن ہوئی اور وتد حذذ سے گر گیا متفا رہا اوسکے عوض فعلن آیا آٹھوین متفاعلان وہ مذال ہے جب علن مین کہ وتد ہے حرف ساکن باذالت زیادہ ہوا متفاعلان ہوا نوین مستفعلان وہ مضمر مذال ہے جب مستفعلن مضمر مین حرف ساکن باذالت زیادہ ہوا مستفعلان ہوا دسوین مفاعلان وہ موقوص مذال ہے یعنے وقص سے مفاعلن اور اذالت سے مفاعلان ہوا گیارہوین مفتعلان وہ مخزول مذال ہے یعنے خزل مفتعلن اور اذالت سے مفتعلان ہوا بارہوین متفاعلاتن وہ مرفل ہے بزیادت سبب جب متفاعلن مین سبب بڑھا متفاعلن تن ہوا عوض اوسکے متفاعلاتن آیا تیرہوین مستفعلاتن مضمر مرفل ہے بزیادت سبب چودہوین مفاعلاتن موقوص مرفل ہے بزیادت سبب پندرہوین مفتعلاتن مخزول مرفل ہے بزیادت سبب اور یہہ سب فروع خاص ہین بحر کامل مین کس لیے کہ یہہ سب زحاف متفاعلن مین آتے ہین اور متفاعلن خاص رکن بحر کامل کا ہے ہم نیس جملہ این فروع ہفتاد و سہ ست و اوزان آن سی و ہشت و آن این ست ا فع ب فعَل ج فعْل د فعلن ہ فعول و فعول ز فعلن ح فعلان ط فعولن ی فاعلن یا مفعولن یب فعلاتن یج فعلتن ید مفاعل یہ فعولان یو فاعلان یز مفعول یح مفاعلن یط مفاعیلن ک فعلات کا مفتعلن کب فعولات کج فاعلات کد فعلیان کہ مستفعل کو مفعولان کز فعلتان کح مفاعلان

لا مفتعلان ل مفاعیل لا مستفعلن لب فاعلیان یح مستفعلان لد متفاعلان له مفاعلاتن لو مفتعلاتن
ز مستفعلاتن لح متفاعلاتن و از جملہ شصت و نہ وزن اصول چہار در یجا داخل است و چہار خارج و آن فاعلاتن
و مفاعلتن و متفاعلن و مفعولات است پس جملہ اوزان اصول و فروع چہل و دو باشد ست پس
یہہ سب فرعین ستر اور تین تہتر ہوتے ہیں اس حساب سے کہ چہہ فرعین فعولن کی اور دو فرعین فاعلن
کی اور چہہ فرعین مفاعیلن کی اور گیارہ فرعین فاعلاتن متصل کی اور ایک فرع فاع لاتن منفصل کی
اور نو فرعین مستفعلن متصل کی اور چار فرعین مس تفع لن منفصل کی اور گیارہ فرعین مفعولات کی
اور آٹھ فرعین مفاعلتن کی اور پندرہ فرعین متفاعلن کی اور سابق میں لکھا تھا کہ اخفش نے
چار فرعین اور زیادہ لے ایک فرع فاعلن کی اور لکھی ہے اور اخفش نے ایک فرع ...
اور لکھی ہے اور مصنف علیہ الرحمہ نے ایک فرع مستفعلن کی بطریق شاذ اور لکھی ہے اگر ان
ساتوں کو زیادہ کریں اسی فرعین ہوں اور اوزان اسکے اٹہتیس ہوتے ہیں جیسے کہ گنے
گئے اور اصول ہشتگانہ سے چار وزن انہیں داخل ہیں وہ کون فعولن اور فاعلن دو فرعین
مفاعیلن کی اور مفاعیلن فرع مفاعلتن کی اور مستفعلن فرع متفاعلن کی اور چار خارج وہ
فاعلاتن اور مفاعلتن اور متفاعلن اور مفعولات ہیں یہ چاروں جو خارج ہیں اون اٹہتیس
سے ملکر چالیس اور دو یعنے بیالیس وزن ہوتے ہیں فصل و القاب این ارکان کہ از جہت
تغیرات نہادہ اند آنچہ مولف است در لفظ سی و چہار است بست تغیرات مفرد و آن این است
اخبون ب مطوی ج مقبوض د مکفوف ه مضمر و معصوب ز موقوف ح مکشوف ط مقصور ی
مقطوع یا محذوف یب اخذ یج اصلم ید شعث یه اثلم یو اخرم یز اعضب یح سبغ یط مذال ک
مرفل و چہاردہ مرکب را و آن این است اشکول لب مخبول ج معقول د منقوص ه مقطوف
و موقوص ز مخزول ح ابتر ط اثرم ی اشتر یا اخرب یب اقصم یج اجم ید اعقص و در شعث نظر است
یا مفرد است یا مرکب این جملہ تعلق بزبان تازی دارد ست اور القاب ان ارکان کے کہ سبب
تغیرات کے رکھے ہیں جو کچھ کہ مولف ہیں لفظ میں یعنے واسطے ہر ایک کے اونمیں ایک نام
تالیف ہوا ہے مثلاً کہتے ہیں مفاعلن مخبون اور مفتعلن مطوی چونتیس ہیں بیس تغیرات مفرد
جیسے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے لکھی اور چودہ تغیرات مرکب کہ وہ بھی مصنف علیہ الرحمہ نے لکھے اور

مشعث مین گفتگو ہے بعضے کہتے ہین کہ یہہ تغیر مفرد ہے اور زجاج کہتا ہے کہ مرکب ہی خبن
اور تسکین سے اور قول زجاج کا بہتر ہے جیسا کہ سابق لکھا گیا اور یہہ سب تغیرات تعلق لغت
تازی سے رکھتے ہین حاصل کلام یہہ کہ اصول دہ گانہ سے جملہ فروعات تہتر نکلے مگر جب تکرار
انمین سے دفع کی اڑتیس وزن باقی رہے پس اوزان اصول ارکان کہ حقیقت مین آٹھ ہین
چار وزن اونکے ان فروعات مین داخل پائے اور چار خارج پس جب خوارج اربعہ کو انمین ملایا
جملہ اوزان اصول وفروع بیالیس ٹھہرے یہہ حال اوزان کا لکھا اور ان تغیرات کی مولفات کی یہہ صورت
بیان کی کہ چونتیس القاب ان مولفات تغیرات کے ہین بیس مفرد اور چودہ مرکب اور وہ مرکب کہ اثنائے
بیان فروعات مین سب لکھے گئے اور نام اونکے علاحدہ عروضیون نے نہین رکھے ہین اونسے کچھ کام
نہین اس جگہہ صاحب شرح نے عجب شرح لکھی ہے سی و شش نجملہ چہل و دو اوزان ہشت اصول جدا کردہ
باقی سی و چہار فروع را القاب آنچہ مقرر بود این است کہ مذکور شد الی آخرہ پس اگر بیالیس سے آٹھ اوزان
اصول کے جدا ہوکر چونتیس فروع کے القاب بیان ہوتے مضمر اور معصوب اور اشتر اور محذوف ان
چونتیس مین کیون ہوتے کہ مفاعیلن معصوب ہے مفاعلتن سے اور مستفعلن مضمر ہے متفاعلن سے
اور فاعلن اشتر اور فعولن محذوف ہے مفاعیلن سے ہم داماد رفارسی تغیرات والقاب آن چنان مضبوط نیست
ازجہت آنکہ در پارسی بسیار وزنہاست کہ در پیشتر بران شعر گفتہ اند و بنزدیک متاخران متروک است
و بسیار وزنہا است کہ متاخران نبوی استعمال کردہ اند و آنرا اصول و فروع بروجہی دیگر است
دا ما فارسی مین تغیرات اور القاب اونکے ایسے مضبوط نہین ہین اسواسطے کہ فارسی مین بہت سے
وزن ہین کہ سابقین نے زمانہ پیشین مین او نمین شعر کہے ہین اور نزدیک متاخرون کے وہ متروک
ہین اور بہت سے وزن ہین کہ متاخرون نے ساختہ تازگی کے بطریق نو استعمال کیے ہین اور اونکے
اصول او فروع اور طرح پر ہین ہم و نیز تغیرات مرکب است کہ در پارسی مستعمل ست و افراد ان مستعمل نیست
مثلاً اخرب کہ عبارت از اخرم مکفوف است در فارسی مستعمل است و اخرم نیست اور دوسری بات
یہہ ہے کہ تغیرات مرکب فارسی مین مستعمل ہین اور افراد اوسکے مستعمل نہین ہین مثلاً اخرب کہ
عبارت ہے اخرم مکفوف سے فارسی مین مستعمل ہے اور اخرم نہین ہے یعنے اخرم مستعمل نہین ہے
اور حال اسکا تفصیل اوزان بحور مین دریافت ہوگا ہم و نیز فارسیان برہمہ فنہامی نگاریان بے تکلف

شعر گفتہ اند و اصول و تغیرات ایشان بکار داشتہ و بوزنہای دیگر از ایشان منفرد شدہ و ہر مصنفی
از ایشان تغیراتی کہ یافتہ است غیر مستعمل تازیان لقبی نہادہ است کہ دیگران در آن متفق نیستند با آنکہ
ہمہ جماعت اقتدا بعروض عرب کردہ اند چہ این لغت بلغت عرب آمیختگی تمام دارد و بے آن مستقل
نمیتواند بود پس بامثال این اسباب جدا باز کردن تغیرات و فروع مستعمل در عروض فارسی تنہا از آنچہ
در عروض تازی مستعمل است و تعیین القاب آنچہ خاص باشد بپارسی بر وجہ متفق علیہ متعذر است پس
اولے آنکہ اینمعنی را تعرض نرسانیم و بر ایراد تغیراتی کہ خاص باشد بعروض پارسی اقتصار کنیم
تا از الحاق آن بآنچہ تقدیم یافت تمامی آنچہ در عروض پارسی بآن احتیاج افتد حاصل آید ت
اور تیسری بات یہہ ہے کہ اہل فارس نے اوزان عربیہ مین بہ تکلف شعر کہے ہین اور اصول اور
تغیرات اونہین کے مستعمل کیے ہین اور بعضے اوزان ہین اونسے منفرد ہوئے ہین یعنے جدا ہوئے
ہین اور ایجاد کیا ہے اور ہر مصنف اہل فارس نے جو تغیر کہ غیر مستعمل عرب پایا ہے اوسکا ایک نام
رکھا ہے کہ اور لوگ اوس مین متفق نہین ہین یعنی کسی نے کچھ نام رکھا ہے اور کسی نے کچھ
باوجودیکہ سب اہل فارس عروض مین مقلد عرب ہین اسواسطے کہ زبان فارسی زبان عربی سے
بہت ملی ہوئی ہے اور بدون زبان عربی کے زبان فارسی مستعمل نہین ہو سکتی پس بامثال اس
اسباب کے یعنی بسبب اختلاف القاب کی فارسی مین علاحدہ جدا کرنا تغیرات اور فروع مستعمل کا
عروض فارسی مین تنہا اون تغیرات سے جو عروض تازی مستعمل ہین اور مقرر کرنا القاب خاص
تغیرات فارسی کا بر وجہ متفق علیہ کہ سب کا اتفاق ہو مشکل ہے پس بہتر یہہ ہے کہ اس بات سے
تعرض نکرین ہم یعنے تقرر القاب کے درپے نہون اور ایراد تغیرات خاص عروض فارسی پر اقتصار
کرین یعنے نفس تغیرات فارسی بیان کرین تا یہہ تغیرات فارسی تغیرات عربی سے جو سابق بیان
کیے گئے جب ملادین تمام تغیرات فارسی جنکی احتیاج ہے حاصل ہوجائین اور تکمیل انکی ہوجائے
حم و ما در القاب آنچہ از تغیرات مفرد باشد و عبارت از ان ضروری بود آنرا لقبی بما رسیدہ است
آنرا لقبی نہیم و از مرکبات ہرچہ آنرا لقبی یافتہ باشیم ذکر کنیم و از باقی بحسب ترکیب عبارت کنیم تا القاب
بسیار نشود ت اور القاب تغیرات مفرد کے جنکا بیان کرنا ضروری ہے اونہین جنکا نام ہم تک
نہین پہونچا ہے اوسکا ایک نام رکھین اور تغیرات مرکب مین جنکا نام پایا گیا ہے اوسکا ذکر

کریں اور باقی کو بحسب ترکیب بیان کریں یعنے اوسکے مفردات کو جمع کریں مثلاً کہیں مجنون مسکن
تا القاب تغیرات کے بہت ہو جائیں هم گوئیم از جملہ تغیرات عام کہ بہ شعر فارسی خاص است یکی
آنست کہ ہرکجا سہ حرف متحرک بتوالی افتد تسکین اوسط روا دارند و در یک وزن متحرک و مسکن باہم
بیامیزند و این حکم مطرد است الا آنجا کہ مانعی افتد مثلاً باشد کہ بحر بسبب تسکین در بدل افتد چنانکہ
در این وزن کہ فعلات فاعلاتن اگر عین فعلات ساکن کنند تا این وزن شود کہ مفعول فاعلاتن بحر
دیگر است پس تسکینے کہ مقتضی اشتباہ بود نشاید … گفتہ این هم کہ جملہ تغیرات عام ہے
کہ فارسی میں خاص ہیں ایک یہہ تغیر ہے کہ جس جگہہ تین متحرک متوالی واقع ہوتے ہیں تسکین
اوسط روا رکھتے ہیں اور ایک وزن میں محرک اور ساکن ملا دیتے ہیں یعنے اگر ایک جگہہ الفاظ
بروزن فعلن اور فعلاتن متحرک العین اور ایک جگہہ الفاظ بروزن فعلاتن اور فعلن بسکون العین
واقع ہوں تو خلط انکا روا ہے یہہ کہ شعر میں جہاں تین متحرک ہوں ایک کو ساکن کر لیں جیسے
رمضان اور خفقان وغیرہ کہ اتنی تسکین وسط پہنچاتی ہیں جس جگہہ کہ استعمال میں آگیا ہو مضائقہ نہیں جیسے …
اور یہہ حکم یعنی فعلن و فعلاتن میں تسکین اوسط کر لینا مطرد ہی ہے مگر جس جگہہ کوئی مانع ہو مثلاً تسکین اوسط سے
بحر بدل جاوے جیسا اس وزن میں کہ فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن … قول شاعر ہے …
اگر اسمیں عین کو ساکن کریں یہہ وزن ہو جاوے مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن مضارع اخرب … شاعر ہے …
پیران پارسا را پس بحر بدل جاوے اور ایسی تسکین اوسط کہ باعث اشتباہ ہو نشاید ہے
هم و نیز باشد کہ شاعر حرکات و سکنات را انتظامی التزام کند مثل قصیدہ کہ مبنی باشد بر تکرار این
وزن کہ مفتعلن مفعولن و تسکین عین مفتعلن آن نظام را باطل گرداند پس درین موضع هم نشاید
اور کبھی شاعر انتظام حرکات اور سکنات کا التزام کرتا ہے جیسے کوئی قصیدہ مبنی ہو اس وزن کی
تکرار پر مفتعلن مفعولن مفتعلن مفعولن اس جگہہ تسکین عین مفتعلن سے وہ انتظام کہ جسکا التزام کیا ہے
باطل ہوتا ہے پس یہاں بھی بیجا ہے هم در جملہ قاعدہ لغت پارسی آنست کہ بیشتر تغیرات مستعمل را
در ہمہ ابیات کہ بروزنی گویند یک نسق استعمال کنند بخلاف عادت تازی گویان …
اختلاف بسیار کنند و در محرک و مسکن چون مانعی نباشد این قاعدہ نگاہ دارند …
لغت فارسی کا یہہ ہے کہ اکثر تغیرات مستعملہ کو سب بیتوں میں ایک وزن پر کہتے ہیں … طرح

یہہ استعمال کرتے ہیں تغیر زحافات میں وہ انہیں رکھتے ہیں بخلاف عادت اہل عرب کے اسواسطے کہ
یہہ لغت فارسی زیادہ اختلاف کی متحمل نہیں ہے بسبب خفت کے اور لغت تازی متحمل اختلافات کی
ہے بسبب رزانت کے ہاں متحرک اور مسکن کو جب کوئی مانع نہو یعنے اختلاف بحر میں نہ پڑے یا اور
اشتباہ واقع نہو جمع کرتے ہیں مم وچون دراصول اوزان فارسی سبب ثقیل وفاصلہ مستعمل نیست
توالی سہ متحرک اصلی نباشد بل بسبب تغیری سابق بود و آنچنان بود کہ ساکن سببی خفیف بیفتد و
متحرکش مجاور دو متحرک وتد مجموع افتد تا سہ حرکت متوالی شود وچون چنین بود تسکین اوسط تسکین
حرف اول وتد نمیاید باشد ما این تغیر را تسکین نام نہادیم ت اور جو اصول اوزان فارسی یعنے فعولن فاعلین
فاعلاتن مستفعلن مفعولات ہیں کہ یہہ لفظ ہیں پانچ ہیں اور اصل میں سات سبب ثقیل اور فاصلہ مستعمل نہیں ہے
توالی حرکات ثلثہ بھی اس میں اصلی نہیں بلکہ یہہ توالی حرکات بسبب تغیر سابق کے ہوتا ہے اوسکی
صورت یہہ ہے کہ ساکن سبب خفیف کا گر پڑتا ہے بسبب زحاف کے اور متحرک اوسکا مجاور دو متحرک
وتد مجموع واقع ہوتا ہے پس تین متحرک متوالی جمع ہوتے ہیں بسبب زحاف کے نہ اصلی جیسے فاعلن
میں جب الف ساقط ہوگا فا سے متحرک مجاور عین ولام وتد مجموع واقع ہوگی اور تین متحرک بسبب زحاف کے
جمع ہونگے پس جب ایسا ہوگا تسکین اوسط تسکین حرف اول وتد ہوگا اور ہمنے اس تغیر کا نام تسکین رکھا
ہے ح قولہ سبب ثقیل وفاصلہ مستعمل نیست این ادعای مصنف ست ورنہ در ماسبق تحریر یافتہ کہ سبب
ثقیل در فارسی موجود و نسبت فاصلہ بزبان فارسی وتازی ہر دو برابر ست تم کلامہ ادعای مصنف
کیسا یہہ تو امر بدیہی ہے کہ اصول اوزان فارسی میں سبب ثقیل اور فاصلہ نہیں اگر واقع ہوتا ہے
بسبب زحاف کے واقع ہوتا ہے اور نسبت فاصلہ زبان پارسی اور تازی میں برابر کیسی کہ اصول
اوزان پارسی میں فاصلہ نہیں ہے اور اصول اوزان تازی یعنے مفاعلتن اور متفاعلن میں فاصلہ
موجود اور معتبر ہے اور تحریر ماسبق کا یہہ حال ہے کہ جیسا یہاں غلط سمجھے ویسا وہاں غلط سمجھے
مم وچون وتد در صدر رکن افتد چنانکہ در مفاعیلن بعضے متاخران این رکن را اخرم لقب دادہ اند
وقول زجاج چنان اقتضا میکند کہ چون وتد در میانہ افتد چنانکہ در فاعلاتن بعد از خبن وتسکین عین
آنرا مشعث خوانند پس اگر در آخر رکن افتد چنانکہ در مستفعلن کہ مطوی شود شاید کہ کسی آنرا لقبے
دیگر نہد وما چون عبارت از تغیرات بحسب ترکیب میکنیم آن را لقبی ننہادیم ت اور جب وتد صدر رکن

مین پڑے جیسا کہ مفاعیلن مین اور ماقبل اوسکے حرف متحرک ہو کہ اوس سے ملے اور صدر و تد کو
بسبب اجتماع متحرک ثلثہ کے ساکن کرین مثل مفعول مفاعیلن کے پس وزن اوسکا مفعولن مفعولن ہوگا
اور مفعولن آخر کو مخنق کہین گے بعضے متاخرون نے اس رکن کا نام مخنق رکھا ہے تخنیق سے بمعنی گلو باز کردن
اور بعضون نے بجاے نون حاے مہملہ اور باے موحدہ کہا ہے تحبیق سے اور یہہ تغیر نظیر خرم ہے اسواسطے کہ خرم
اول رکن مین پڑتا ہے عربی مین اور بعد اوسکے مخنق بخلاف عجم کے کہ وہ خرم سب جگہہ جائز رکہتے ہین
اور قول حلاج یون اقتضا کرتا ہے کہ جب وتد درمیان مین پڑے جیسا کہ فاعلاتن مین بعد خبن کے
اور تسکین عین کی جسکو شعث کہتے ہین یہان بہی تین حرکتین جمع ہوئین پس عین کہ اوسط تہا
ساکن ہو پس اگر یہہ صورت آخر رکن مین پڑے جیسا کہ مستفعلن مین جب مطوی ہو یعنی مفتعلن
بحذف فا اور مفتعلن کو بسبب توالی حرکات ثلثہ کے تسکین اوسط کر کے منقول بمفعولن کرین چاہیے کہ
اوسکا بہی کچہہ نام رکہا جاے مثل مخنق اور شعث کے مگر ہم بیان تغیرات کا بسبب ترکیب کرتے ہین
لہذا اسکا نام کچہہ نہین کہتے یعنی مطوی مسکن کہنا کافی ہے نام جداگانہ کی حاجت نہین ہم دیکہے دیگر کہ
ہمہ اواخر مصرعہای شعر فارسی را شامل ست آنست کہ وقوع یک ساکن و دو ساکن در اواخر ہمہ مصرعہا
و خلط ہر دو بایکدیگر در یک بیت روا دارند مگر آنجا کہ مانعی افتد و مانع وقوع دو ساکن آن بود کہ وزن در غایت
درازی بود کہ دران بحر ممکن باشد و مساوی دائرہ باشد یعنی تمام بود چون مفاعیلن چہار بار پس
الحاق ساکنی دیگر باخر مصراع خروج از دائرہ باشد روا نبود و آنچہ در شعر متاخران این جنس یافتہ شود
از قبیل عیوب بود — اور ایک حکم اور جملہ اواخر مصاریع شعر فارسی کو شامل ہے وہ یہہ ہے
کہ وقوع ایک ساکن اور دو ساکن کا اواخر جملہ مصاریع مین ہوتا ہے اور خلط ان دونون کا باہمدگر
روا رکہتے ہین ایک بیت مین جیسے یہہ دو شعر سلیم کے ؎ خاک ز بسکہ رفتم از دل شد ✤
پنجہ ام ریشہ ریشہ چون جاروب ✤ دوستی نیست رحم بر کابل ✤ آتش مردہ زندہ گشت بچوب ✤
عروض دونون تینون کا بروزن فعلن ہے اور آخر مین ایک ساکن ہے اور ضرب بروزن فعلان ہے
اور آخر مین دو ساکن ہین مگر وہان کہ جہان کوئی مانع ہو پس مانع اول وقوع اون دونون ساکنونکا
اوس وزن مین ہے جو نہایت دراز ہو کہ اوس بحر مین درازی اوس سے ممکن نہو اور مساوی دائرہ
کے ہو یعنے تام ہو جیسے مفاعیلن چار بار پس الحاق دوسرے ساکن کا آخر مصرع مین خارج کرتا ہے

وزن کو دائرے سے اور روا نہیں ہے اور اشعار متاخرین میں جو الحاق دوسرے ساکن کا آخر
مصاریع میں اس وزن تام میں پایا جاتا ہے سن قبیل عیوب ہے جیسا کہ یہہ شعر سلیم کا ہے تماشای تو بخود
کرد ہر کس را کہ می بینم ٭ شکستہ ہر کہ در بزم تو جا بیش بیشتر خالی ست ٭ اور یہہ کلام متاخرین میں
بکثرت ہے هم و مانع خلط قافیہ بود مثلاً در مثنوی و اوایل قصاید کہ ابیات مصرع بود حروف قافیہ
متساوی باید پس در عروض و ضرب خلط نشاید و در قصاید ضرب را متساوی باید پس در ضرب ایشان
نشاید ست اور دوسرا مانع خلط قافیہ ہے یعنے مطلعہاے غزل اور مطلعہاے قصاید
اور ابیات مثنوی میں کہ مصرع ہوتے ہیں یعنے دونوں مصرعوں میں قافیے ہوتے ہیں قافیہ برابر
چاہیے ایک جگہ سالم اور دوسری جگہ مسبغ خواہ مذال ممکن نہیں اگر مصرع اول میں قافیہ اگر ہوگا
مصرع ثانی میں قافیہ دگر ہوگا نہ کاروبار اور ابیات قصاید اور غزل میں سوا مطلعوں کے مصرعوں میں
خلط نہیں ہو سکتا البتہ عروض میں خلط ہوگا هم اما اگر قافیہ بگردد مانند آنچہ در خانہای ترجیع افتد
روا بود و چون معلوم است کہ یک قصیدہ ترجیعی جز بر یک وزن نشاید معلوم شود کہ اختلاف در آخر مصرعہا
بعد حروف ساکن اقتضای اختلاف وزن نکند ست لیکن اگر قافیہ تبدیل ہو جاے جیسے خانہاے
ترجیع میں واقع ہوتا ہے درست ہے یعنے ترجیع بند میں چند غزلیں ہوتی ہیں اور درمیان اون کے ہر
ایک بیت مکرر بقافیہ مختلف ہیں اگر ایک غزل کے قافیہ میں ایک ساکن مثل کار ہو اور دوسرے
دوسری غزل کے قافیے میں دو ساکن مثل کاروبار کے واقع ہوں مضائقہ نہیں اور ترجیع
بازگردانیدن سے ہے بخیال شستے اور جو معلوم ہے کہ ایک قصیدہ ترجیعی ایک ہی وزن میں چاہیے
پس معلوم ہو کہ اختلاف اواخر مصاریع بعد حروف ساکن کے مقتضا اختلاف وزن نہیں کرتا مثلاً
ایک بند میں ترجیع بند کے مثلاً قافیہ کار و بار ہوا جس میں بعد ساکن اول کے ایک ساکن ہے
اور دوسرے بند میں مثلاً قافیہ دوست اور پوست ہوا اس میں بعد ساکن اول کے دو ساکن ہیں
اس سے وزن مختلف نہیں ہوتا اور شاید کہ بجاے لفظ بعد کے لفظ بعد و ہو اور دال کاتب میں
رہ گیا ہو معنی ظاہر ہیں هم و چون این قاعدہ تمہید شد گوئیم چون در اواخر مصراعہا دو حرف ساکن افتد
اگر جزو آخر از رکن آخر سالم بود ساکن دوم را شاید بتسبیغ یا اذالہ حمل باید کرد ست اور جب یہہ
قاعدہ مقرر ہوا اب کہتے ہیں ہم کہ جب اواخر مصاریع دو ساکن واقع ہوں گے اگر جزو اخیر رکن آخر

سالم ہوگا ساکن دوم بیشک بتسبیغ خواہ اذالت پر حمل کیا جائے گا معلوم کیا چاہیے کہ ارکان اصول
مین کوئی رکن ایسا نہین کہ جسکے آخر مین دو حرف ساکن ہون پس اگر دو حرف ساکن پائی جاینگے
ساکن دوم بسبب تسبیغ خواہ اذالت کے ہوگا اور جز آخر رکن سے فروع بھی مثل فعلاتن اور مفتعلن اور
فاعلن کے اس حکم مین شامل ہوگئے عمہد بضم اول و فتح ثانی و ہای مشددہ مفتوحہ گسترده شده و نیکو کرده
شده منتخب و رغیاث سے ہے اما اگر آخر رکن آخر را تغیری بنقصان کرده باشند تسبیغ و اذالت در وے
تصور نتوان کرد چه در آخر یک رکن حکم به تغیر ہم بنقصان و ہم بزیادت شنیع بود پس ازین جہت با ثبات
تغیرات دیگر غیر آنچہ گفتہ آمد احتیاج افتدت اما اگر رکن عروض اور ضرب کی جزو اخیر مین تغیر بنقصان
ہوا ہو تسبیغ اور اذالت اوس مین تصور نکیا چاہیے اسواسطے کہ اوس مین بعد تغیر بنقصان کے پھر
تغیر بزیادت شنیع اور بدنما ہے پس اس جہت سے سوا اون تغیرات کے کہ کہے گئے اور تغیرات کی حاجت
ہوئی ہے و علت اختصاص لغت فارسی بآن تغیرات آن است کہ وقوع دو ساکن در لغت تازی در اواخر
مصراعہا در ہمہ جا جائز نیست و آنچہ موجود است علت آن معین و مبین شده اما چون در لغت پارسی
جائز است و در غیر آن مواضع کہ در تازی یافتہ اند واقع می شود بہ تغیرات دیگر احتیاج می افتدت
اور سبب اختصاص لغت پارسی کا ساتھ اون تغیرات کے یہہ ہے کہ وقوع دو ساکنون کا باواخر
مصاریع لغت تازی مین سب جگہہ جائز نہین ہے اور جو کہین ہے علت اوسکی مقرر او ظاہر ہوئی
یعنے حال اوسکے تغیر کا بیان کیا مگر لغت پارسی مین سب جگہہ جائز ہے اور سوا اون مقامون کے
کہ عربی مین پائی گئی ہین واقع ہوتا ہے پس اور تغیرات کی احتیاج پڑتی ہے ہم مثلا چون آخر رکن
وتدی مجموع بود چنانکہ در مستفعلن و در وی قطع افتد تا بوزن مفعولن آید بعد ازان اگر در آخر شعر
دو ساکن آید تا بروزن مفعولان شود نتوان گفت کہ این رکن ہم مقطوع است و ہم مذال یا مسبغ بل
اول بآن باشد کہ ہمچنان قطع عبارت از مجموع حذف ساکن وتد مجموع و تسکین متحرک دوم است تغیرے
دیگر اثبات کنند کہ عبارت باشد از تسکین متحرک دوم و بس تا وتد بآن تغیر مشتمل بر متحرکی و دو ساکن شود
و ما آن رکن را کہ وتد او چنین بود اعرج نام نہادیم ت مثلا جب آخر رکن وتد مجموع ہو جیسا کہ مستفعلن
مین اور اوس رکن مین قطع کرین تو بوزن مفعولن آئے بعد اوسکے اگر آخر شعر مین دو ساکن آئین
تو بوزن مفعولان ہو جائے نکہنا چاہیے کہ یہہ رکن مقطوع مذال ہے یا مقطوع مسبغ ہے مذال کہنا